بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹ — تار کا پتہ :— الفضل لاہور

الفضل لاہور

روزنامہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”

یوم یکشنبہ

۲۳ ذی الحجہ ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ ۔ ۱۴ تبوک ۱۳۳۱ ہش ۔ ۱۴ ستمبر ۱۹۵۲ء ۔ نمبر ۲۱۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ ستمبر ۔ بذریعہ ڈاک، سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے ۔

”نقرس کی درد کا دورہ زور سے شروع ہو گیا ہے ۔ آج ہاتھ کی تکلیف نہیں ہوئی اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہاتھ کی تکلیف بھی دراصل نقرس کے مادہ کا اثر تھا ۔ درد کے ظاہر ہونے پر ادھر سے زہر منتقل ہو گیا ۔“

احباب حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے التزاماً دعائیں جاری رکھیں ۔

کشمیر کے متعلق مزید گفت و شنید کا انحصار ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ پر ہے

پاکستان نے گراہم کی سب تجاویز منظور کر لی تھیں —— وزیر خارجہ پاکستان

لندن ۱۳ ستمبر ۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان نے جنیوا کانفرنس کے نتائج پر مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ اس موقعہ پر ڈاکٹر فرینک گراہم نے مسئلہ کشمیر کے متعلق جتنی بھی تجاویز پیش کیں پاکستان نے منظور کر لی تھیں —— آپ نے ہوائی مستقر پر بیان دیتے ہوئے کہا دو امور تاحال بدستور تصفیہ طلب ہیں ۔ اول فوجوں کے انخلاء کے بعد دونوں جانب فوج کی تعداد ۔ دوم ناظم استصواب کے تقرر کی تاریخ آپ نے فرمایا میں ذاتی طور پر انتہائی پریشان ہوں ۔ وقت گذرتا جا رہا ہے ۔ اور کوئی ٹھوس فیصلہ نہیں کیا جا رہا ۔ مذاکرات کے ختم ہونے پر جو سرکاری بیان جاری کیا گیا تھا ۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ مختلف تجاویز کے مسودات پر تبادلہ خیالات ہوا ۔ اسکے متعلق میں یہ کہہ سکتا ہوں ۔ کہ پاکستان نے ڈاکٹر گراہم کی ہر تجویز کو مان لیا ۔

آپ نے بتایا ۔ امید ہے ۔ کہ ڈاکٹر گراہم اس ماہ کے آخر تک سلامتی کونسل کو اپنی رپورٹ پیش کر دیں گے ۔ ہم صرف یہ امید کر سکتے ہیں ۔ کہ یہ رپورٹ حتمی اور تعمیری ہو ۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا بھارت کے ساتھ مزید بات چیت کا امکان ہے ۔ چوہدری ظفر اللہ خان نے کہا ۔ کہ ہمیں ڈاکٹر گراہم کے بیان کا انتظار کرنا چاہئیے ۔

ہندوستانی وفد کے لیڈر مسٹر گوپال سوامی آئنگر نے بھی ایک سوال کے جواب میں بتایا ۔ کہ ڈاکٹر گراہم سلامتی کونسل میں جو تجاویز پیش کریں گے ۔ انہی پر دونوں ملکوں کی آئندہ باہمی بات چیت کا انحصار ہوگا ۔

—— نئی دہلی ۱۳ ستمبر ۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا ہے ۔ کہ صوبائی کانگرس ورکنگ کمیٹیوں اور کانگرسی وزارتوں میں باہمی اختلاف پیدا ہو گئے ہیں

ڈاکٹر خان صاحب کی میعاد نظر بندی میں توسیع کر دی گئی

پشاور ۱۳ ستمبر ۔ حکومت سرحد نے ڈاکٹر خان صاحب سابق وزیر اعظم سرحد کی میعاد نظر بندی میں ایک سال کی مزید توسیع کر دی ہے ۔ واضح رہے کہ آپ کی نظر بندی کی میعاد ۱۳ اگست کو ختم ہو گئی تھی ۔

تین سو روپیہ ماہوار کا گذارہ الاؤنس آپ کو بدستور ملتا رہے گا ۔ نیز ضلع ہزارہ میں آپ کو نقل و حرکت کی اجازت ہوگی ۔ نیز مہینے میں ایک بار دو دن کے لئے آپ کو راولپنڈی جانے کی بھی اجازت ہوگی ۔

گورنر جنرل لاہور پہنچ گئے

لاہور ۱۳ ستمبر ۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد آج صبح کراچی سے لاہور پہنچے ۔ آپ یہاں دو روز قیام فرمائیں گے ۔ اور پیر کو راولپنڈی روانہ ہو جائیں گے ۔

—— حیدرآباد دکن ۔ گذشتہ ہفتہ ریاست حیدرآباد میں غیر حیدرآبادیوں کو ملازمتیں دینے کے بارے میں جو گڑبڑ پیدا ہو رہی تھی ۔ اسکے سلسلے میں پولیس نے ایک اردو روزنامہ کے ایڈیٹر کو گرفتار

دنیا کے تمام مذاہب پر اسلام ایک دن غالب آ کر رہیگا

ملفوظات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

”ایسے وقت میں جب کہ دنیا میں مذاہب کی کشتی شروع ہے ۔ مجھے خبر دی گئی ہے ۔ کہ اس کشتی میں آخر کار اسلام کو غلبہ ہے ۔ میں زمین کی باتیں نہیں کہتا ۔ کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں ۔ بلکہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے ۔ زمین کے لوگ خیال کرتے ہوں گے ۔ کہ شائد انجام کار عیسائی مذہب دنیا میں پھیل جائے یا بدھ مذہب تمام دنیا پر حاوی ہو جائے ۔ مگر وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں ۔ یاد رہے کہ زمین میں کوئی بات ظہور میں نہیں آتی جب تک وہ بات آسمان پر قرار نہ پا جائے ۔ سو آسمان کا خدا مجھے بتلاتا ہے ۔ کہ آخر اسلام کا مذہب دلوں کو فتح کرے گا ۔“ (یادداشتیں براہین احمدیہ حصہ پنجم)

جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کیلئے صدقہ

کراچی ۱۳ ستمبر ۔ مکرم سیکرٹری صاحب ضیافت جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ :۔ ”سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت طبع کی خبر پڑھ کر جماعت احمدیہ کراچی کے امیر صاحب نے فوری طور پر صدقہ کی تحریک فرمائی ۔ چنانچہ ۹ بکروں کا صدقہ دیا گیا ۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعائیں کی گئیں ۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے ۔“

چالیس زمینداروں پر مقدمے دائر کر دیئے گئے

حیدرآباد (سندھ) ۱۳ اگست :۔ حکومت سندھ نے چالیس بڑے زمینداروں پر مقدمے دائر کر دیئے ہیں ان زمینداروں پر یہ الزام ہے ۔ کہ انہوں نے اپنے فاضل گیہوں کے ذخیرے حکومت کے حوالے کیوں نہیں کئے ۔ حکومت نے ساٹھ ہزار من غلہ چھاپے مار کر ضبط کر لیا ہے ۔ ان لوگوں کے ذخیرے ضبط کر لئے ہیں ۔ جنہوں نے اپنے اپنے ذخیروں کا اعلان نہیں کیا ۔ اور فاضل ذخیرے حکومت کے حوالے نہیں کئے ۔ یا فاضل گیہوں کی مقدار کم بتائی ۔

حکومت مشرقی پاکستان کے تین اہم اعلان

ڈھاکہ ۱۳ ستمبر ۔ مشرقی بنگال کی حکومت نے ناجائز درآمد برآمد کو روکنے کے لئے مرکزی حکومت کے نافذ کردہ آرڈی ننس کے ماتحت تین اعلان شائع کئے ہیں ۔

پہلے اعلان کے ذریعہ مجسٹریٹ اور پولیس آفیسروں کو ناجائز درآمد برآمد کو روکنے کے لئے وسیع اختیارات دیئے گئے ہیں ۔

دوسرے اعلان میں ان چیزوں کی وضاحت کی گئی ہے ۔ جو بغیر پرمٹ پاکستان سے باہر لے جانی منع ہیں ۔ ان میں پٹ سن ۔ سلائی کی مشینیں اور ان کے پرزے ۔ ریڈیو سٹ اور دوسری اہم اشیاء شامل ہیں ۔

تیسرے اعلان کے ذریعہ اس بات کو واضح کر دیا گیا ہے کہ یہ چیزیں سرحدی علاقوں میں صرف لائسنس کے ذریعہ ہی لائی جا سکتی ہیں ۔

برآمدی محصول میں کمی کرنے کا خیر مقدم

لندن ۱۳ ستمبر ۔ پاکستان نے روئی کے برآمدی محصول میں کمی کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے ۔ لنکاشائر کے صنعتی اداروں نے اس کا خیر مقدم کیا ہے ۔

وفد پارٹی کے سیکرٹری جنرل کو معطل کر دیا گیا

قاہرہ ۱۳ ستمبر ۔ وفد پارٹی کے لیڈر اور صدر جناب مصطفیٰ نحاس نے پارٹی کے سیکرٹری جنرل اور دوسرے وفد لیڈروں کو اپنے عہدوں سے معطل کر دیا ہے ۔ جنکو فوج نے زیر حراست کیا ہوا ہے ۔ ایک بیان میں آپ نے کہا ۔ کہ یہ فیصلہ حکومت کی اس خواہش کے مطابق کیا گیا ہے ۔ کہ مصر کی سیاسی جماعتوں کی تطہیر کی جائے ۔ ادھر مصری لیبر پارٹی نے بھی اپنے صدر کو معطل کر دیا ہے ۔

شملہ کوریا کے سب سے بڑے بجلی گھروں پر زبردست حملہ

پوسان ۱۳ ستمبر ۔ کل رات کوریا میں اقوام متحدہ کے ہوائی جہازوں نے دریائے یالو کے کنارے واقع بجلی گھروں میں سے ایک بڑے بجلی گھر پر زبردست حملہ کیا ۔ یہ بجلی گھر دنیا کے بہت بڑے بجلی گھروں میں شمار ہوتا ہے ۔ اس سے پہلے بھی اقوام متحدہ کے ہوائی جہاز ان بجلی گھروں کو نشانہ بنا چکے ہیں ۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور سے طبع کرا کر دفتر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

ربوہ میں علوم وفنون کی نہریں

شیعہ اخبار "درِ نجف" کا ایک نوٹ

شیعہ اخبار "درِ نجف" اپنی اشاعت ۵ ادسمبر ۱۹۵۱ء میں بعنوان "مقدس جذبات" رقمطراز ہے کہ:-

"اے ربوہ کے سادات عظام! اور وارث علوم خیر الانام! کبھی آپ نے اٹھتے بیٹھتے۔ سوتے جاگتے۔ چلتے پھرتے یہ خیال فرمایا؟ کہ آپ کے جد امجد۔ مدینۃ العلوم جناب سرور کائنات فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور باب العلوم جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام جو علوم وفنون کے مخزن وگنجینۂ اسرارِ الٰہی تھے۔ جن کی بدولت تمام دنیا میں علوم معرفت کی نشر واشاعت ہوئی لیکن آپ صاحبان نے کبھی زر دولت میں کھیلتے ہوئے اس طرف غلطی سے یا بھول کر بھی توجہ نہیں فرمائی ہو گی کہ ربوہ متصل چنیوٹ میں جو علوم وفنون کی نہریں بہنے والی ہیں اور ادھر ربوہ میں دولت کی نہریں جاری ہیں۔ اس کے باوجود آپ نے خیال فرمایا؟ کہ ربوۂ قادیانی کے مقابلہ میں ربوۂ آلِ محمد علیہم السلام کی بنیاد رکھ کر اپنے پاکستان کو علم کی دولت سے مالا مال کر کے رہتی دنیا تک اپنا نام چھوڑ جائیں۔

اگر بُرا نہ منائیں تو عرض کیا جائے کہ آپ نے الیکشن میں جتنا روپیہ خرچ کیا ہو گا۔ اس سے ربوہ کا ہر ایک سید اپنا علیحدہ علیحدہ ربوہ بنا سکتا ہے۔ خداوند کریم وہ دن نہ دکھلائے کہ سادات ربوہ کی آئندہ نسلیں موجودہ ربوہ میں تعلیم حاصل کریں اور پھر وہ موجودہ ربوہ کے خرچ لندن اور امریکہ برائے حصول علم جائیں۔ جب وہ ربوہ کے خرچ سے تعلیم پا کر واپس آئیں گے۔ تو کیا وہ موجودہ ربوہ کے زیر بار احسان ہوں گے یا روحِ عم......... ربوۂ قادیانی کے ہوتے آپ کا تھوڑے ہی عرصہ میں علمی، مذہبی، دینی، و دنیوی ماحول بالکل بدلنے لگ جائے گا اور اس کا خمیازہ آپ کی آئندہ نسلیں بھگتیں گی......... خدا کرے کہ ربوہ کے پانچ حروف میں ایسی حرکت و برکت ہو کہ پنجتن پاکؑ کی طفیل سے علم وعرفان کا مرکز ربوہ کے مقابلہ میں بن جائے...."

(مرسلہ شعبان احمد صاحب نسیم از حلقی)

امراء، صدران وسیکرٹریان تبلیغ توجہ فرماویں

ایک عرصہ سے امراء، صدران وسکرٹریان تبلیغ کو توجہ دلائی جا رہی ہے۔ کہ وہ اپنی جماعت کی ماہوار تبلیغی رپورٹ باقاعدگی کے ساتھ نظارت ہذا میں بھیجا کریں۔ مگر افسوس ہے کہ احباب اس طرف توجہ نہیں دے رہے ہیں۔ سلسلہ کو نام کے عہدہ داروں کی ضرورت نہیں بلکہ کام کے عہدہ داروں کی ضرورت ہے۔ اگر کسی جماعت میں ایسے کارکن ہیں جو سلسلہ کے کاموں کو اخلاص سے سرانجام دینے کی بجائے سستی سے کام لیتے ہیں یا ان کی وجہ سے کام میں روک پڑتی ہے تو پھر بہتر یہی ہے کہ ان کی بجائے ایسے مخلصین کو آگے آنے کا موقعہ دیا جائے۔ جو خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں۔ جو عملاً دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ میں پھر ایکبار ذمہ دار کارکنان کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ وہ تبلیغی پروگرام کو کامیاب بنانے میں میری مدد فرمائیں۔ اور یہ مدد اس طرح بھی ہو سکتی ہے کہ وہ اپنی جماعت کے تبلیغی کوائف سے مجھے آگاہ کرتے رہیں۔ سابقہ مہینہ کی تبلیغی کارگذاریوں بمعہ دیگر متعلقہ حالات کے ہر ماہ کی دس تاریخ تک مجھے بھیج دیا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے

ناظر دعوۃ وتبلیغ ربوہ

امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب کا انتخاب

ضلعوار نظام کے امراء صاحبان کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ موجودہ امیر صاحب صوبہ پنجاب کا (مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا) کی میعاد تقرر ۳۰ ستمبر ۱۹۵۲ء کو ختم ہو رہی ہے۔ اور آئندہ امیر کا انتخاب تین سال کے لئے زیر صدارت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ ۲۸ ستمبر کو بروز اتوار ۹ بجے صبح بمقام ربوہ مسجد مبارک میں ہو گا۔ لہٰذا ضلعوار امراء صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس انتخاب کے لئے ۲۷ ستمبر کی شام کو یا ۲۸ ستمبر کو ۸ بجے صبح تک ربوہ میں تشریف لے آئیں۔ تاکہ ۹ بجے جلسۂ انتخاب میں شامل ہو سکیں۔ یہ بھی واضح رہے۔ کہ گذشتہ انتخاب کی طرح اس مرتبہ بھی امراء صاحبان کے ساتھ ضلعوار نظام کے دو دو سکرٹری ہوں گے۔ لیکن اگر کسی ضلعوار امیر کے ساتھ فی الحال ضلعوار نظام کے سکرٹریوں کا تقرر نہ ہو۔ تو وہ اپنے طور پر دو ایسے دوستوں کو ہمراہ [illegible] (ناظر اعلیٰ)

نو ماہ گذر چکے آپ تحریک جدید کے وعدے کس دن ادا کریں گے؟

وقت معین کر کے اطلاع دیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ان دوستوں کے بارہ میں جن کے وعدے گذشتہ نو ماہ کے عرصہ میں پورے نہ ہوئے تھے۔ ان کے لئے ہدایت فرما چکے ہیں۔ کہ

(۱) "جن لوگوں نے سستی اور غفلت کی وجہ سے ابھی تک وعدے ادا نہیں کئے (سال رواں میں سے بھی ۹ ماہ کا عرصہ گذر چکا۔ دسواں مہینہ جا رہا ہے) انہیں کہا جائے۔ کہ اگر تم اب وعدے ادا نہیں کرو گے۔ تو کب کرو گے؟ اگر تم نے ابھی تک وعدہ ادا نہیں کیا۔ تو اس کی ادائیگی میں سستی کی ہے۔ تو اس سے جماعت کو کیا؟ خواہ تم فاقہ کرو۔ تکلیف برداشت کرو۔ اس وعدہ کو ادا کرو۔ جن کے پاس رقوم ہیں وہ ابھی ادا کر دیں۔ اور جن کے پاس اب گنجائش نہیں۔ وہ وعدہ کریں کہ جلد سے جلد کس دن ادا کریں گے۔"

(۲) "چاہیئے یہ تھا۔ کہ جماعت کے دوستوں کو بلا کر ان سے پوچھا جاتا کہ وعدے کب ادا کریں گے؟ دس دن کے بعد ادا کریں گے یا پندرہ دن کے بعد ادا کریں گے۔ اگر وہ کہتے کہ ہمیں تکلیف ہے۔ تو انہیں کہا جاتا۔ تم نے یہ مشکل خود اپنے لئے پیدا کی ہے۔ اگر پہلے سے توجہ کرتے تو یہ مشکل پیدا نہ ہوتی۔ اگر تم تکلیف میں پڑ گئے ہو۔ تو اس کی سزا تمہیں بھگتنی پڑے گی۔ اس کی سزا سلسلہ کیوں بھگتے؟ اگر ایسا کہا جاتا تو اس کا نتیجہ فوراً نکلتا۔"

(۳) "خدا تعالیٰ کا منشاء تو یہ ہے۔ جو کچھ ایک دفعہ منہ سے کہہ دو۔ اسے پورا کرو۔ خدا تعالیٰ جو کہتا ہے۔ وہی کرتا ہے۔ خواہ ہزاروں آدمی مر جائیں۔ اس کی پروا نہیں"

(۴) "چنانچہ دیکھ لو۔ خدا تعالیٰ کا نبی جب دنیا میں آتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میرے خدا نے کہا ہے یونہی ہو گا۔ تو خواہ لاکھوں آدمی مریں۔ ہو گا وہی۔ جو خدا تعالیٰ نے کہا ہے۔ یعنی اس کا بھی یہی رنگ ہے جو خدا تعالیٰ کا ہے۔ یعنی جو وہ کہتا ہے۔ اس سے پھرتا نہیں لا یخلف اللہ المیعاد جب خدا تعالیٰ کسی چیز کے لئے جگہ یا وقت کی تعیین کرتا ہے۔ تو اس کے خلاف نہیں کرتا۔ ع

ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے"

(۵) "یہی مومن کا کام ہونا چاہیئے۔ جو کہے اسے پورا کرے۔ دین پر مصیبت نہیں آنی چاہیئے مگر ایسا کرنے میں تم پر تکلیف ضرور آئے گی۔"

(۶) عہدہ داران اور احباب کرام کے سامنے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات بالا پیش کرتے ہوئے گذارش ہے۔ کہ تحریک جدید کا سال ختم ہو رہا ہے۔ آخری سہ ماہی گذر رہی ہے ہر وہ مجاہد جو تحریک جدید میں حصہ لے رہا ہے۔ لیکن اس کا وعدہ پورا ادا نہیں ہوا۔ وہ حضور کے ان ارشادات کو پڑھ کر جلد سے جلد اپنا وعدہ پورا کر لے یا دفتر وکیل المال تحریک جدید کو اطلاع دے۔ کہ کس تاریخ تک ادا کریں گے۔ دفتر وکیل المال تحریک جدید ہر فرد کو اس کے وعدے اور وصولی کی اطلاع اور جماعت کے عہدہ داران کو ان کی جماعت کے وعدوں کی مجموعی وعدہ اور وصولی کی اطلاع معہ اسم وار اور تفصیلی وار کے دے چکا ہے۔ پس عہدہ دار اور کارکن توجہ فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

کیا آپ نے ماہوار تبلیغی رپورٹ بھیج دی

اگر خدانخواستہ ابھی تک نہیں بھیجی تو مہربانی کر کے فوراً بھیجدیں اور آئندہ لازمی طور پر ہر ماہ کی دس تاریخ تک اپنی رپورٹ نظارت ھذا میں بھیجا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے۔

(ناظر دعوۃ وتبلیغ)

قریشی عبد المجید صاحب متوجہ ہوں

قریشی عبد المجید صاحب جو موجودہ ہجرت کے بعد کراچی میں مقیم تھے کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے۔ اسی اعلان کو خود قریشی صاحب پڑھیں تو وہ خود اپنے موجودہ ایڈریس سے خود اطلاع دیں اگر کسی دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو وہ اطلاع دیں۔ [illegible]

روزنامہ الفضل —— لاہور
مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۵۲ء

احراری اخبار "آزاد" کا مطائبہ

پنجاب کے شریف النفس شہریوں اور ارباب حکومت کی نظر سے بھی احراریوں کے اخبار "آزاد" کا "مطائبہ" مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۵۲ء ضرور گزرا ہوگا۔ اور اس کے صفحہ اول پر جو کارٹون شائع کیا گیا ہے وہ ضرور ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ اگر ان کے ذہن میں کسی مذہبی راہنما کے احترام کے متعلق کوئی تصور ہے۔ تو خود ان کے خیالات میں بھی اس نہایت مذموم، اخلاق سے سراسر معرّا اور سخت دلآزار کارٹون کو دیکھ کر نفرت انگیز ہیجان ضرور پیدا ہوا ہوگا۔ کوئی شریف النفس انسان انتہائی بد مذاقی کے اس ناپاک مظاہرہ سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

اس کارٹون میں چوہدری ظفر اللہ خاں اور سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی توہین کی گئی ہے۔ چوہدری ظفر اللہ خان پاکستان کے وزیر خارجہ ہیں۔ ان کے وقار کی محافظ وہ کیبنٹ ہے۔ جس کے وہ رکن ہیں۔ اس لئے یہ صرف تنہا ان کی توہین نہیں ہے

لیکن

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی توہین ایک احمدی کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ احمدی خاموش ہے۔ شاید یہ اس کی کمزوری سمجھی جائے۔ مگر یہ غلطی ہے احمدی بھی انسان ہے۔ ویسا ہی گوشت پوست کا انسان جیسے دوسرے انسان ہیں۔ البتہ وہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے اس زمانے میں صبر و رضا کا بھی نمونہ پیش کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہے اس لئے وہ خاموش ہے کوئی اپنا فرض ادا کرے یا نہ کرے۔ مگر احمدی کا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام پر کامل اعتقاد ہے۔

انی مھین من اراد اھانتک

ایک دانشمندانہ فیصلہ

مسٹر زیڈ اے ہاشمی سٹی اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کراچی نے مسٹر صدیق وہاب کو ان کی ایک تقریر پر ۴ ستمبر ۱۹۵۲ء کو دس ہزار روپیہ جرمانہ اور عدالت کے برخاست ہونے تک کی قید کی سزا دیتے ہوئے اپنے فیصلہ میں فرمایا ہے۔

"تنقید کی بنیاد خیالی سرابوں پر نہیں بلکہ واضح اور بین حقائق پر ہونا چاہئیں جمہوریت ایک ملک کے شہریوں کو آزادیٔ تقریر کی ضرور اجازت دیتی ہے لیکن یہ حق ایسی غیر ذمہ وارانہ گالیوں کے مترادف نہیں ہے۔ جو کسی شخص کے بے لگام تخیل پر مبنی ہوں۔ آزادیٔ تقریر کی بنیاد نکتہ چینی کو حق بجانب ثابت کرنے کے لئے تنقید کو ہمیشہ حقائق پر مبنی ہونا چاہئیے۔ اور اس کا دارومدار کسی بھی صورت میں مبینہ واقعات پر نہیں ہونا چاہئیے تنقید کی بنیاد کسی حالت میں بھی حقائق کی نفرت انگیز اور مذموم تحریف پر بھی نہیں چاہئیے۔"

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہر جمہوری حکومت اجازت دیتی ہے۔ کہ حکومت کے کارپردازوں پر خواہ وہ کتنے ہی بلند عہدہ پر فائز ہوں جائز اور تعمیری تنقید کی جا سکتی ہے۔ کوئی جمہوری حکومت جمہوری نہیں کہلا سکتی۔ جب تک عوام کو جن کے ووٹوں سے منتخب ہو کر کوئی شخص کسی حکومتی عہدہ پر فائز ہوتا ہے۔ یہ حق حاصل نہ ہو کہ وہ ان پر جائز اور تعمیری تنقید کر سکے مگر جائز اور تعمیری تنقید وہی ہو سکتی ہے۔ جس کی بنیاد "خیالی سرابوں پر نہیں بلکہ واضح اور بین حقائق پر ہو"۔ پھر یہ بھی ضروری ہے۔ کہ ایسی تنقید "حقائق کی نفرت انگیز اور مذموم تحریف پر نہیں ہونی چاہیئے"۔ یعنی یہ ضروری ہے کہ حقائق جیسے ہیں ویسے ہی بیان کئے جائیں ان کو ایسا رنگ دے کر پیش نہیں کرنا چاہئیے۔ جس سے نفرت انگیزی اور ذم کا پہلو نکلتا ہو۔

یہ ایک نہایت ہی اصولی فیصلہ ہے۔ اور کوئی ملک جس کے شہری اس اصول کی پابندی کریں۔ ایک خوش نصیب ملک سمجھا جائیگا۔ جن ملکوں میں شہریوں کا ذہنی ارتقاء اتنی بلندی حاصل کر چکا ہے۔ وہاں امن و امان کی فضا قائم رکھنے کے لئے کسی غیر معمولی دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں بعض تخریب پسند عناصر تنقید کے جائز حدود کی مطلق پرواہ نہیں کرتے۔ اور ان کو پھاند کر ملک کی فضا کو مسموم کر رہے ہیں ہمیں امید ہے کہ کراچی کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا یہ فیصلہ ایسے تخریب پسند عناصر کی چشم عبرت کھولے گا۔ جو گویا یہ سمجھ رہے ہیں کہ جو کچھ وہ کریں ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔

علاوہ اس اصول کی وضاحت کرنے کے اس نہایت دانشمندانہ فیصلہ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ

"مزید برآں حکومت کے وزیر حکومت سے جدا نہیں ہوتے ہیں۔ بلکہ حقیقت میں انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے حکومت کے مظہر ہوتے ہیں۔ چنانچہ کوئی شخص ان کے عمل پر انفرادی تنقید کا حملہ کر کے قانون کو دھوکہ نہیں دے سکتا"

اپنے اس فیصلہ کی تائید میں فاضل ایڈیشنل مجسٹریٹ نے مشرقی پنجاب کے ایک فیصلہ کے مندرجہ ذیل الفاظ بھی نقل فرمائے ہیں۔

"وزارتیں یا وزارت مجموعی حیثیت سے آئین حکومت کی تشکیل کرتی ہیں لہذا وزارت کے خلاف بغض و نفرت پھیلانا ایسا ہی ہے جیسے کہ آئین حکومت کے خلاف بغض و نفرت پھیلانا۔"

اس کے متعلق دو رائیں نہیں ہو سکتیں بلکہ ہے کہ حکومت کے ایک متعدد رکن کے خلاف بغض و نفرت پھیلانا آئین حکومت کے خلاف بغض و نفرت پھیلانے کے مترادف ہے۔ یہ دفاع کہ بغض و نفرت کسی وزیر کی انفرادی حیثیت سے تعلق رکھتے ہیں صحیح نہیں ہے۔ تمام وزارت ایک سالمیت رکھتی ہے۔ اس کے ایک جزو کو ضرر پہنچانا تمام باڈی کو ضرر پہنچانے کے مترادف ہے۔ حکومت کے ایک رکن کی توہین حکومت کی توہین ہے۔ اگر ایک رکن کو ناجائز تنقید کا نشانہ بنانے کی اجازت دیدی جائے تو بحیثیت مجموعی حکومت کا وقار ختم ہو جائے گا اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس طرح اراکان حکومت میں انتشار پھیلتا ہے۔ اور حکومت کی سالمیت کو زخم لگتا ہے۔ چنانچہ فاضل مجسٹریٹ نے اس نکتہ کو بھی بیان فرمایا ہے۔

"ایماندار آدمی کے نزدیک اس حکومت میں انتشار پھیلانے کی کوشش جو مملکت کی سالمیت کی نگرانی اور اقوام کی بہبودی کی خبر گیری کرتی ہو یقیناً گناہ کے مترادف ہوگی۔ انتشار پھیلانے کی کوشش کرنے والوں کی حیثیت ان لوگوں جیسی ہے۔ جو اپنے محسن ہی کو ایذا پہنچاتے ہیں"

الغرض اس فیصلہ میں جو نکات بیان کئے گئے ہیں وہ ایسے ہیں کہ جن کو پاکستان کی سالمیت کے نقطۂ نظر سے اپنانا ضروری ہے۔ آخر میں ہم پھر عرض کرتے ہیں کہ ہمیں امید ہے کہ یہ دانشمندانہ فیصلہ تخریب پسند عناصر کے لئے ایک انتباہ ثابت ہوگا۔ اور اخبار زمیندار "آزاد" "تسنیم" وغیرہ ایسے روزنامے جو پاکستان کے وزیر خارجہ کے خلاف بے بنیاد باتیں لکھنے کے عادی ہیں۔ یہاں تک کہ حکومت کے صحیح بیان کے خلاف بھی بے خدشہ ہو کر لکھ جاتے ہیں۔ آئندہ ایسی حرکات سے باز رہیں گے۔ اگرچہ ہمیں اندیشہ ہے کہ جب [illegible]

احرار — ملک کے مشہور ادیب ایم۔ اسلم کی نظر میں

ایک صاحب کوئٹہ سے تحریر فرماتے ہیں:-

میں ملک کے مشہور ادیب اور فطرت نگار ایم اسلم کا ناول "ٹکر" پڑھ رہا تھا۔ اس کے صفحہ ۳۵ پر احرار کے متعلق ذیل کی چند سطور نظر پڑیں۔ ان سے احرار کے متعلق ایک ادیب کے خیالات کا علم ہو سکتا ہے۔ ایم اسلم صاحب اپنے ناول ٹکر کے ص۳۵ پر لکھتے ہیں۔

"مجلس احرار کا جائزہ لیں۔ اور اس کی سرگرمیوں پر غور کریں۔ اس مجلس کا نصب العین اس سے زیادہ کچھ بھی نہیں کہ ہر ممکن طریقہ سے مسلم لیگ کی مخالفت کی جائے۔ اور ہندو کانگریس کی صدا پر لبیک کہا جائے۔ مسلمان عزت سے رہیں یا بے آبرو ہوں مجلس احرار کو اس سے کچھ واسطہ نہیں۔ اسے تو صرف اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد سے کام ہے۔ اس مجلس کا پروگرام اس کے سوا کچھ بھی نہیں کہ مسلم لیگ اور قائداعظم پر کڑی نکتہ چینی کی جائے۔ اور نام نہاد قومی خدمات کا بڑے زور و شور سے نعرہ بلند کیا جائے۔ اور چاروں ہاتھ پھیلا پھیلا کر "ھل من مزید" کی صدا دی جائے۔ اور اس دریوزہ گری میں جس گھر سے کشکول میں زیادہ پڑے۔ اسی در کے دربان بن کر بیٹھ جائیں۔ اسلام اور مسلمان جائیں بھاڑ میں۔ انہیں تو اپنے حلوے مانڈے سے کام ہے۔ اس سے زیادہ کچھ بھی نہیں"۔

شذرات

مقدس تحریک

مولوی اختر علی صاحب ایک کروڑ روپے کی اپیل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"پاکستان میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تقریباً آٹھ کروڑ نام لیوا آباد ہیں۔ اگر دو دو آنے بھی اس مہتم بالشان قومی فریضہ کے لئے وقف کریں تو ایک کروڑ روپیہ بآسانی جمع ہوسکتا ہے۔ بلکہ اتنا روپیہ تو ہر روز پان بیڑی سگرٹ پر اڑا دیا جاتا ہے۔ کیا پاکستان کے مسلمان اپنے اللہ کی رضاجوئی کی خاطر اپنے دین کی ترقی و اشاعت کی خاطر اپنے آقائے دوجہاں کی عزت و ناموس کے تحفظ کی خاطر اتنی قربانی بھی نہیں کرسکتے۔ کہ وہ پان بیڑی اور سگریٹ یا سینما کا ایک ایک دن کا خرچ تحریک تحفظ ختم نبوت کے استحکام کے لئے وقف کردیں؟"

(زمیندار یکم ستمبر ۵۲ء)

مولوی اختر علی خان صاحب بھول گئے کہ مسلمان روزانہ پان بیڑی اور سگریٹ یا سینما کے علاوہ "اونچے چوباروں" پر بھی خرچ کیا کرتا ہے۔ اور کہیں زیادہ خرچ کرتا ہے۔ مولوی صاحب آئندہ اپیل کرتے ہوئے اسے بھی آمد کی مدات میں شامل کرلیں۔ تو ان کی "مقدس تحریک" بہت جلد کامیاب ہوسکتی ہے۔ اور اگر اس کے لئے کوئی فتوے درکار ہو تو وہ مفتی اعظم مصر کی خدمات حاصل کرسکتے ہیں۔

امید نہیں کہ مفتی اعظم صاحب جن کی تنخواہ مصری قحبہ خانوں سے وصول کی جاتی ہے۔ مولوی اختر علی صاحب کو جواز کا فتوے دینے سے پس و پیش کریں۔

مولوی اختر علی صاحب کو یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ اگر اس (اپیل) کو زیادہ مؤثر بنانا ہے۔ تو ایک روز کی "زمیندار" کی آمد بھی اسی مد میں ڈال دیں۔ مگر اسے چیک کی صورت میں نہیں کہ ایک ہاتھ سے دو سو کا چیک دیا اور دوسرے ہاتھ سے چار سو کا لے لیا۔

احراری تماشہ گر

گزشتہ دنوں جب عید قربان کے موقعہ پر احراری کارکنوں کو دفتر "زمیندار" میں بلاکر کھالیں جمع کرنے کا کام سپرد کیا گیا۔ تو انہوں نے دوڑ دھوپ کرکے کھالوں کے ڈھیر لگا دیئے۔

باوجود اختلاف رائے کے ہم بھی یہ اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ احراری تماشہ گر اپنے فن میں خوب ماہر ہے۔ اور اس کے ہاتھ کی صفائی کا تو ایک زمانہ شاہد ہے۔ چنانچہ ایڈیٹر صاحب "زمیندار" کے والد مولوی ظفر علی صاحب نے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا تھا:۔

"مجلس احرار کے ایک کارکن نے کوشش کی کہ پناہ گزینوں کے سرکاری کیمپ سے دو مسلم یتیم بچے اٹھالے۔ خدا کا شکر ہے کہ کوئٹے کے پناہ گزین بچوں ہی کو اٹھالے نے کی کوشش کی گئی ہے۔ ورنہ ہمیں تو یہاں تک اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ مختلف اضلاع کے اچھے خاصے مسلمانوں کو چارپائیوں پر لٹاکر مریض ظاہر کیا جارہا ہے تاکہ چندہ جمع ہوسکے۔"

(زمیندار ۲۲ اپریل ۱۹۳۸ء)

مسلمانوں کو تو یہ شکر کرنا چاہیئے کہ بھیڑ بکری کی کھالوں سے چھٹکارا ہوگیا ورنہ انہیں کئی "معصوم کھالوں" سے بھی ہاتھ دھونا پڑتا اور احراریوں کو اس لئے سجدات شکر بجالانے چاہئیں کہ مسلمانوں کو چارپائیوں پر لٹاکر تماشہ دکھانے کی نوبت آنے سے پہلے پہلے اسی کام کو کامیاب قرار دے دیا گیا ہے۔ گو حقیقت یہ ہے کہ چندہ وندہ صرف نام ہی کا ملا ہے۔ مسلمانوں نے عام طور پر اپنی کھالیں دینے سے انکار کردیا۔

پیران کلیر کے معتقدین پاکستان میں کیوں؟

"زمیندار" میں "منور شاہ صاحب وارثی المعروف اختر میر ایڈووکیٹ" نے یہ اشتہار دیا ہے۔ کہ جو عقیدتمندان خاندان وارثیہ قادریہ چشتیہ جو پیران کلیر کی زیارت کے لئے ہندوستان جانا چاہیں وہ جلد اپنے ناموں سے اطلاع دیں۔

(۳۱ اگست ۱۹۵۲ء)

غضب ہے کہ "زمیندار" جیسے "محب پاکستان" نے یہ کیسے برداشت کرلیا کہ وہ لوگ جنہیں ہندوستان جانے اور پیران کلیر کی زیارت کا شوق ہے وہ پاکستان میں دندناتے پھریں۔ اور دوسروں کو تلقین کریں کہ اپنی عقیدتیں ہندوستان کے ساتھ وابستہ کرنی چاہئیں۔

اسی طرح جن کی ہمدردیاں مزار مبارک حضرت مجدد الف ثانی حضرت نظام الدین صاحب اولیاء شاہ بوعلی قلندر یا دیگر صوفیائے عظام سے وابستہ ہیں۔ اور وہ سال بسال پاکستان سے وفد کی صورت میں وہاں بھاگے بھاگے جاتے ہیں انہیں کھلم کھلا الٹی میٹم مل جانا چاہیئے کہ یا تو وہ ان نیازمندیوں سے باز آجائیں۔ ورنہ جس طرح "مرزائیوں" کے لئے قادیان سے محبت کرنے کی وجہ سے پاکستان میں کوئی جگہ نہیں ان کے لئے بھی کوئی جگہ نہ ہوگی۔ سوائے اس کے کہ وہ مولانا اختر علی صاحب سے اپنی کھالی اتروالیں

وفاشعاری کی تازہ مثال

حضرت مسیح موعودؑ نے آج سے نصف صدی پیشتر دنیا کو اسلام کی زندگی قرآن کی زندگی اور حضرت رسول اکرم صلعم کی زندگی کا ثبوت دینے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

اسی روح افزا پیغام کے مطابق ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک پُرمعارف نظم لکھی۔ جس کے دو ابتدائی اشعار یہ ہیں ؎

کفر کی طاقتوں کا توڑ ہیں ہم
روح اسلام کا نچوڑ ہیں ہم
ان سے ملنا ہو گر تو ہم سے مل
وصل کی وادیوں کے موڑ ہیں ہم

جس ایمان افزا اسلوب بیان سے ان اشعار میں خدا کی محبت اسلام کی حقانیت اور خدائے عزوجل سے ہمکلام ہونے کی لذت اور اس کے طریق پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ وہ ہر سچے اور درد مند مسلمان کی روحانی مسرتوں کا ایک قیمتی سرمایہ ہے۔

مگر احرار کی اوندھی کھوپری کا حال دیکھو کہ اسے یہاں بھی "روح اسلام" میں ہیرا منڈی کے جلوے ہی نظر آرہے ہیں۔ (آزاد ۷ اگست ۵۲ء)

آخر کیوں نہ ہو لاہور میں رہتے ہوئے ان "مقدسوں" کا اس کے بغیر گزارہ نہیں۔ اور یوں بھی احرار کی شان سے بعید ہے۔ کہ وہ وفاشعاری کا ثبوت نہ دیں۔ اور ترلقوں کا شکریہ ادا نہ کریں اسلئے "بزرگ" خواہ بے موقعہ ہی سہی مگر۔۔۔۔ کا ذکر ضرور کرجاتے ہیں

مُلاّ کا ایک عجیب افسانہ

اہلحدیث کے مشہور ایڈووکیٹ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے انگریزی گورنمنٹ کو مخبری کی کہ حضرت مسیح موعودؑ انگریزی سلطنت کے مخالف ہیں اور باغیانہ خیالات رکھتے ہیں۔

اسپر حضرت اقدس نے گورنر پنجاب کو خفیہ مکتوب نہیں بلکہ کھلی چٹھی لکھی۔ جس کے ابتداء میں یہ ذکر فرمایا کہ:۔

"مجھے متواتر اس بات کی خبر ملی ہے کہ بعض حاسد بداندیش میری نسبت اور میری جماعت کی نسبت خلاف واقعہ امور گورنمنٹ تک پہنچاتے ہیں۔"

اس کے بعد دیگر امور کے علاوہ آپ نے ان اتہامات کو غلط ثابت کرنے کے لئے گورنر پنجاب کے سامنے قانونی شکل میں یہ دلیل بھی دی ہے۔ کہ ہمارے خاندان کے وفادار ہونے پر خود تمہاری گورنمنٹ نے تصدیق کر رکھی ہے۔ پھر ہم پر بغاوت کا الزام کیوں لگایا جاتا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

سرکار دولتمدار ایسے خاندان کی نسبت جسکو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جانثار خاندان ثابت کرچکی ہے۔ اس خودکاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم و احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے۔"

(تبلیغ رسالت جلد ۷ صفحہ ۱۹)

بس اتنی سی بات تھی۔ کہ ملاں نے "خودکاشتہ" کے الفاظ سے ایک عجیب افسانہ گھڑ کر دیا اور خاندان کی بجائے از خود حضرت اقدس کی نبوت اور جماعت کا نام ڈالکر یہ شور مچانا شروع کر دیا کہ ثابت ہوا مرزا صاحب اور ان کی جماعت انگریز کے جاسوس اور اس کا خودکاشتہ پودہ ہیں۔ حالانکہ ملاں کا یہ افسانہ اگر واقعی صحیح سمجھا جائے تو اس کا مطلب یہ بن جائے گا۔ کہ

(۱) ایک "جاسوس" دشمنوں کی مخبریوں کے جواب میں اپنی حکومت سے ہی اپیل کررہا ہے

(۲) "جاسوس" کو تو علم ہے مگر حکومت کو علم نہیں کہ انکا کوئی جاسوس بھی ہے۔

(۳) "جاسوس" بھی کتنا ہوشیار ہے کہ اشتہاروں کے ذریعہ اپنی جاسوسی کا اعلان کرتا پھرتا ہے۔

(۴) اور سب سے پُرلطف بات یہ کہ "جاسوس" کو پچاس سال قبل جبکہ انکی عمر گیارہ سال کی تھی "جاسوسی" کا حکم دیا گیا چنانچہ ایک احراری لکھتا ہے۔

"مرزا صاحب نے ۶۰ سال تک ایک ایسی جماعت تیار کی جو انگریزی گورنمنٹ کی اطاعت و فرمانبرداری کا دم بھرتی ہے۔" (آزاد کانفرنس نمبر ۲۰)

اسی طرح آزاد لکھتا ہے۔ کہ

"مرزائیوں نے ۱۸۵۷ء سے آج تک آزادی وطن کی راہ میں روڑے اٹکائے" (آزاد ۳۱ اگست ۵۲ء)

گویا احراریوں کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گیارہ سال کی عمر میں "جاسوسی" شروع کی۔ اور

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ آپ کا خاتم النبیین ہونا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ)

(مرسلہ محمد عبداللہ صاحب بی۔اے۔ ڈنڈ پور ضلع سیالکوٹ)

ان دنوں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے خلاف جو طوفانِ بے تمیزی برپا کیا جا رہا ہے۔ اس میں سب سے بڑا حربہ وہ افترا ہے۔ جو دیدہ دانستہ جماعت احمدیہ پر لگایا جاتا ہے۔ یعنی یہ کہ جماعت احمدیہ (نعوذ باللہ) ختم نبوت کی منکر ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ کوئی شخص اس عقیدے پر ایمان رکھے بغیر احمدی نہیں ہو سکتا۔ اور احمدیت کا لٹریچر اس عقیدے کی تائید میں دلائل سے پُر ہے۔ ذیل میں میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تصنیف تفسیر کبیر سے ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔ شاید کوئی سعید روح اس سے فائدہ اٹھائے۔ اور انصاف پسند احباب اندازہ لگائیں۔ کہ کتنا بڑا ظلم ہے۔ جو اسلام کے نام پر قائم ہوئی ہوئی اس سب سے بڑی سلطنت میں اسلام کی حقیقی خدمت گذار جماعت کے خلاف روا رکھا جا رہا ہے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"سب سے بڑا معجزہ جو اس سلسلے میں اللہ تعالےٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو عطا فرمایا ہے۔ وہ آپؐ کا خاتم النبیین ہونا ہے۔ یعنی تمام کمالات نبوت آپؐ پر ختم کر دیئے ہیں۔ **یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ختم نبوت محض ایک دعویٰ نہیں جیسا کہ مسلمان عوام خیال کرتے ہیں۔ بلکہ یہ ایک حقیقت ثابتہ ہے۔** جسے نشان کے طور پر ہر زمانے کے لوگ دیکھ اور پرکھ سکتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جو معنے عوام میں خاتم النبیین کے مشہور ہیں۔ وہ تو ایسے معنے ہیں۔ کہ شاید قیامت کے دن کسی پر حجت ہوں۔ تو ہوں۔ اس سے پہلے کسی غیر مسلم سے وہ دعویٰ نہیں منوایا جا سکتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زندگی میں اگر یہود اور نصاریٰ سے یہ کہا جاتا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم خاتم النبیین ان معنوں میں ہیں۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔ تو اس کی کیا دلیل ان کے سامنے پیش کی جا سکتی تھی۔ اور وہ اسے کب مان سکتے تھے۔ ظاہر ہے کہ فضیلت تو وہ ہوتی ہے۔ جسے ثابت کیا جا سکے۔ جسے ثابت نہ کیا جا سکے۔ وہ فضیلت کیا ہوئی ختم نبوت کا دعویٰ مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شانِ نبوت میں سے سب سے بڑا دعویٰ ہے۔ اگر سب سے بڑا دعویٰ ثابت نہ ہو سکے۔ تو بڑائی کس طرح ثابت ہوگی۔ صحابہ رضؓ کا نصاریٰ یا یہود سے یہ کہنا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو تمہارے نبیوں پر یہ فضیلت ہے۔ کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہ آئیگا۔ کس قدر مضحکہ خیز ہو جاتا تھا۔ وہ ہنس کر کہتے۔ (۱) تم تو خود ایک مسیح کی آمد کے معتقد ہو۔ (۲) کہ آمدی و کے پیر شدی۔ ابھی آپ کے رسول کو آئے ہوئے کتنی مدت ہوئی۔ کہ کہتے ہو کہ ان کے بعد نبی نہ آئے گا۔ گذشتہ انبیاءؑ کے بعد بھی تو فوراً نبی نہ آیا کرتے تھے۔ بالعموم ایک عرصے کے بعد نبی آتے تھے۔ تمہارے نبی مسیح علیہ السلام سے چھ سو سال بعد آئے ہیں۔ چھ سو سال تو انتظار کرو۔ اس کا جواب مسلمان کیا دے سکتے تھے۔ گویا ختم نبوت کے اس مفہوم کے منوانے کے لئے چھ سو سال کا انتظار ضروری تھا۔ چھ سو سال تک آپ ختم نبوت کا دعویٰ بے دلیل رہتا تھا۔ مگر چھ سو سال کے بعد بھی تو مسلمان کچھ نہیں کہہ سکتے تھے۔ کیونکہ یہ دلیل نصاریٰ اور یہود کی پھر بھی موجود تھی۔ کہ تم اس آنے والے نبی کے حق میں کیا کہتے ہو۔ جسے تم مسیح کا نام دیتے ہو۔ اور پھر وہ اس وقت کہہ سکتے تھے۔ کہ موسیٰؑ کے مرنے کے چند سال بعد یوشع نبی ظاہر ہوا۔ لیکن یوسفؑ نبی کے اڑھائی تین سو سال بعد موسیٰؑ نبی ظاہر ہوئے۔ حتیٰ کہ بنی اسرائیل نے کہنا شروع کر دیا۔ کہ اب یوسفؑ کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔ پس معلوم ہوا۔ کہ کبھی ایک نبی کے بعد جلد دوسرا نبی آ جاتا ہے۔ اور کبھی لمبے وقفے کے بعد۔ خود تمہارے نبی تمہارے اپنے دعویٰ کے مطابق حضرت مسیحؑ کے چھ سو سال بعد آئے۔ پس صدیوں کا خالی گزر جانا تو کوئی ثبوت نہیں۔ کہ فلاں مدعی کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔ **غرض گو یہ درست ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہ آئے گا۔ مگر دشمن پر ہم ان معنوں میں نبی کریمؐ کی فضیلت کو ثابت نہیں کر سکتے۔ اور قیامت تک ختم نبوت کا یہ مفہوم ایک دشمن اسلام پر بطور حجت ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ کہ آپؐ آخری نبی ہیں۔** پس ختم نبوت کے اگر یہ معنے لئے جائیں۔ تو ختم نبوت کی فضیلت جو آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سب سے بڑی فضیلت ہے۔ پردۂ خفا میں ہی قیامت تک چلی جائے گی۔ اور قیامت کو اس کا ثابت ہونا کسی کے لئے بھی فائدہ بخش نہ ہوگا۔ **ہاں اگر ختم نبوت کے یہ معنی کئے جائیں۔ کہ پہلے نبی ایک ایک قوم کے نبیوں کی تعلیم کو ختم کرتے تھے مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سب دنیا کے اور سب قوموں کے نبیوں کی نبوت کو ختم کیا ہے۔ تو یہ دعویٰ آپ کا پہلے دن سے ہی ثابت کیا جا سکتا تھا۔ اور اب تک اور قیامت تک ثابت کیا جا سکتا ہے۔** اس دعویٰ میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں۔ کیونکہ سچے نبی کی علامت سابق کتب قرآن کریم اور عقل سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس کا خدا تعالےٰ سے تعلق ہو۔ اور اس کے تعلق کی نسبت سے اس کے پیروؤں کا بھی خدا تعالےٰ سے تعلق ہو۔ تا منکروں پر حجت قطعیہ سے ثابت کیا جا سکے۔ کہ اس کا منجانب اللہ ہونے کا دعویٰ سچا اور حق پر مبنی ہے۔ اب اگر اس دلیل کو صحیح سمجھا جائے۔ اور اس کے صحیح ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ تو ایک مسلمان سب مذاہب کے لوگوں کو پہلے دن سے ہی چیلنج دے سکتا تھا۔ کہ ہمارے نبی کے خاتم النبیین ہونے کا یہ ثبوت ہے۔ کہ اس نے سب نبیوں کی نبوت کو ختم کر دیا ہے۔ اب کسی نبی کی امت میں کوئی شخص خدا رسیدہ نہیں ہو سکتا۔ صرف آپؐ ہی کے اتباع کا براہِ راست تعلق خدا تعالیٰ سے ہے۔ (تفسیر کبیر جلد ششم جز چہارم حصہ سوم صفحہ ۳۹۵ تا ۳۹۶)

"کیا قائد اعظم پاکستانی نہ تھے؟"

۱۴ر اگست کو تمام پاکستانی اخبارات نے "آزادی نمبر" نکالے۔ مگر اخبار "تسنیم" لاہور نے بجائے آزادی نمبر کے "خاص نمبر" نکالا۔ وجہ ملاحظہ ہو:۔

جناب ابوالاعلیٰ مودودی صاحب اپنے اخبار "تسنیم" کے اسی "خاص نمبر" مورخہ ۱۵ر اگست کے سرورق پر لمبا ہی سرخ فرماتے ہیں کہ "(ا) اگر آزادی کا مطلب یہ ہو۔ کہ اقتدار کی کنجیاں خود باشندگانِ ملک کے قبضہ میں آ جائیں۔ تو یہ آزادی ابھی ہم کو حاصل نہیں ہوئی۔ (ب) اس لئے کہ یہ کنجیاں ہمارے بیرونی آقا یہاں سے رخصت ہوتے وقت اپنے ان جانشینوں کے حوالے کر گئے تھے۔ جن کا نام ہے ارکانِ مجلس دستور ساز۔ اور ان حضرات نے پانچ برس گذر جانے پر بھی ان کنجیوں کو ابھی تک باشندوں کے حوالہ نہیں کیا۔ لہٰذا یہ جشن آزادی مجلسِ دستور ساز کا جشن آزادی ہے۔ پاکستان کا جشن آزادی فی الحال ملک کا دستور بننے تک ملتوی ہے۔" (ج) "آخر ہمارا کیا منہ ہے۔ کہ ہم خدا کے سامنے شکرانہ لے کر جائیں؟"

اسی "خاص نمبر" کے ایڈیٹوریل میں آپ کے لیفٹیننٹ جناب نصر اللہ خاں عزیز صاحب بحرف سیاہ فرماتے ہیں کہ "آج ۱۴ر اگست کو ملت پاکستان اپنی آزادی کی پانچویں سالگرہ منا رہی ہے۔" پھر آگے فرماتے ہیں کہ "آج کے دن جبکہ ہم غلامی سے نجات پانے اور اسلام کو سربلند کرنے کے لئے ایک آزاد مملکت کی تشکیل کی خوشی منا رہے ہیں۔ ہم اللہ کی کبریائی کا اعتراف کرتے ہیں۔ اسی کی حمد کرتے ہیں۔ اور اس کا شکر ادا کرتے ہیں۔"

گویا کہ مودودی صاحب کے مندرجہ بالا قول سرخ کے مطابق انگریز اقتدار کی کنجیاں جن ارکانِ مجلس دستور ساز کے سپرد کر کے گیا۔ وہ ارکانِ مجلسِ دستور ساز باشندگانِ پاکستان میں سے نہیں بلکہ غیر پاکستانی ہیں۔ اور پانچ سال سے ملک کی آزادی اور اقتدار کی کنجیاں دبائے بیٹھے ہیں۔ لہٰذا اب تک ملک آزاد نہیں ہوا۔ اور نہ ہی یہ جشن آزادی پاکستانیوں کا جشن آزادی ہے۔ جب حقیقت یوں ہو۔ تو پھر مودودی صاحب کیسے آزادی کی خوشی منائیں۔ خدا کے حضور آزادی کا شکرانہ پیش کریں۔ اور ان کا اخبار "آزادی نمبر" نکالے؟

خدا بھلا کرے مودودی صاحب کا جنہوں نے آج (اگرچہ پانچ سال کے بعد) اس راز کو طشت از بام کیا۔ کہ قائد اعظم و قائد ملت و ناظم الملت اور قائد اعظم کے دیگر رفقائے کار جن کے سپرد اقتدار کی کنجیاں ہمارے بیرونی آقا کر گئے۔ یہ سب پاکستانی نہیں ہیں۔ بلکہ وہ ہیں۔ ورنہ ہم پاکستانی تو باوجود اس راز کے فاش ہونے کے اب بھی اسی دھوکہ میں مبتلا ہیں۔ کہ قائد اعظم اور آپ کے دیگر رفقائے کار تمام کے تمام پاکستانی اور خالص پاکستانی ہیں۔ آپ نے ہمیں پہلے کیوں نہ بتلا دیا۔ کہ قائد اعظم پاکستانی نہیں۔ تاکہ ہم پاکستانی لوگ انگریز کو کہہ سکتے۔ کہ اقتدار کی کنجیاں خالص پاکستانی جناب مودودی صاحب کے حوالہ کرو۔ مگر ہاں! اس وقت تو آپ اور آپ کے پیر بھائی احراری صاحبان پاکستان کو معرضِ وجود میں لانے کے قائل ہی کہاں تھے؟

ایم۔جی۔خواجہ لاہور

استانیوں کی ضرورت

(۱) جامعہ نصرت ربوہ کے لئے تین پروفیسر استانیوں کی ضرورت ہے۔ انگریزی ہسٹری اکنامکس کے لئے ہر ایک کا اپنے اپنے مضمون میں ایم اے ہونا ضروری ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ۔ پراویڈنٹ یا پنشن ریٹائرمنٹ پر مل سکے گی۔ فی الحال یہ کالج انٹرمیڈیٹ تک ہے۔ مگر اس کو ڈگری کالج بنانے کا ارادہ ہے۔ تعلیم یافتہ خواتین کے لئے جو مرکز میں رہنے کی خواہشمند ہوں۔ یہ عمدہ موقع ہے۔ درخواستیں ناظر تعلیم و تربیت ربوہ کے نام آنی چاہئیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

(۲) نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کے لئے دو ایس۔وی استانیوں کی ضرورت ہے۔ گریڈ ۶۰-۴-۱۰۰ ہے۔ مستقل ہونے پر پراویڈنٹ یا پنشن حسب پسند۔ جے۔وی استانی بھی درخواست دے سکتی ہے۔ بشرطیکہ انٹرنس پاس ہو۔ گریڈ ۵۰-۳-۸۰-۴-۱۰۰ تمام درخواستیں مینیجر نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کے نام آنی چاہئیں۔ (مینیجر نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

خدا تعالیٰ کے فرستادوں کی شناخت کا ایک اہم قرآنی معیار

"فقد لبثت فیکم عمرًا من قبلہٖ افلا تعقلون"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے قبل کی زندگی کے بے لوث نمونے متعدد شواہد

(از مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی اے آف تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس سے استدلال

اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنے دعویٰ کی صداقت میں اس آیت سے استدلال کیا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ آپ کے مخالفوں نے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالفوں کی طرح اس دلیل سے فائدہ نہیں اٹھایا اور اس بات پر غور نہیں کیا کہ وہی شخص جو اشد ترین دشمنوں کے نزدیک بھی دعوائے مسیحیت سے پہلے اسلام کا سب سے بڑا خادم اور راست بازی کا ایک بے نظیر نمونہ تھا وہ یکدم اس قدر کیوں بگڑ گیا کہ اس نے خدا تعالےٰ پر افترا کرنا شروع کر دیا!

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح لوگوں کی نظروں سے اوجھل نہیں بلکہ لوگوں کے درمیان گذری۔ اور حضر اور سفر اور زندگی کے ہر شعبہ میں لوگوں کو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح آپ کو بھی اچھی طرح دیکھنے کا موقعہ ملا اور اپنے آقا و مطاع کی طرح آپ نے بھی اللہ تعالےٰ سے الہام پاکر تمام مخالفین کو چیلنج دیا کہ

قُل لّو شاء اللہ ما تلوتہ علیکم ... فقد لبثت فیکم عمرًا من قبلہٖ افلا تعقلون

"یعنی تو اپنے مخالفوں سے کہہ دے کہ اگر میں نے خدا پر افترا باندھا ہے تو میں مجرم ہوں اور اپنے جرم کی پاداش سے بچ نہیں سکتا۔ مگر تم اتنا تو سوچو کہ میں اپنے دعویٰ سے پہلے تمہارے درمیان ایک لمبا عرصہ گذار چکا ہوں اور تم میرے حالات اور میری عادات سے اچھی طرح واقف ہو۔ تو کیا پھر بھی تم میری صداقت کے متعلق شک کرتے ہو۔ اور عقل و خرد سے کام نہیں لیتے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۲)

یہی چیلنج مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے نام جو حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی زندگی کا وہ زمانہ جس میں ناتجربہ کاری اور جوش جوانی سے کسی غلط کاری میں مبتلا ہو جانا بعید نہیں ہوتا۔ ایک کھلی چٹھی کی صورت میں یوں شائع ہوا۔

"اگر آپ طالب حق ہیں کہ میری سوانح زندگی پر نظر ڈالیں تو آپ پر قطعی ثبوتوں سے یہ بات کھل سکتی ہے کہ خدا تعالےٰ ہمیشہ کذب کی ناپاکی سے مجھ کو محفوظ رکھتا رہا ہے یہانتک کہ بعض وقت انگریزی عدالتوں میں میری جان اور عزت ایسے خطرہ میں پڑ گئی۔ کہ بجز استعمال کذب اور کوئی صلاح کسی وکیل نے مجھے نہ دی۔ لیکن اللہ جلّ شانہٗ کی توفیق سے میں سچ کیلئے اپنی جان اور عزت سے دستبردار ہو گیا۔ اور بسا اوقات مالی مقدمات میں محض سچ کے لئے بڑے بڑے نقصان اٹھائے۔ اور بسا اوقات محض اللہ تعالےٰ کے خوف سے اپنے والد اور اپنے بھائی کے برخلاف گواہی دی اور سچ کو ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ اس گاؤں میں اور نیز بٹالہ میں میری ایک عمر گذر گئی ہے مگر کون ثابت کر سکتا ہے کہ میرے مُنہ سے جھوٹ نکلا ہے۔ پھر جب میں نے محض للہ انسانوں پر جھوٹ بولنا متروک رکھا اور بار بار اپنی جان اور مال کو صدق پر قربان کیا تو پھر میں خدا تعالےٰ پر کیوں جھوٹ بولتا۔"

آپ کی دعویٰ سے پہلی زندگی کے تاریخی شواہد

اب مقام غور ہے کہ ایک شخص اپنے وطن اور اپنے واقف کار لوگوں اور ہم مکتبوں میں اپنی راستبازی کا ایسا متحدیانہ دعویٰ کرتا ہے اور کوئی شخص اس کے دعویٰ کو باطل نہیں کر سکتا۔ بلکہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو آپ کے ہم مکتب تھے اور جنہوں نے حضرت مرزا صاحب کی طرز زندگی اور پاکیزہ اخلاق کا خوب مطالعہ کیا تھا لکھتے ہیں کہ:-

"مؤلف براہین احمدیہ کے حالات اور خیالات سے جس قدر ہم واقف ہیں۔ ہمارے معاصرین میں سے ایسے واقف کم نکلیں گے۔ مؤلف صاحب ہمارے ہم وطن ہیں بلکہ اوائل عمر کے (جب ہم قطبی و شرح ملا پڑھا کرتے تھے) ہمارے ہم مکتب تھے۔ اس زمانہ سے آج تک ہم میں ان میں خط و کتابت و ملاقات و مراسلات برابر جاری رہی ہے۔ اس لئے ہمارا یہ کہنا کہ ہم ان کے حالات و خیالات سے بہت واقف ہیں مبالغہ قرار دیئے جانے کے لائق ہے۔"

اس کے بعد وہ حضرت مرزا صاحبؑ ..... کی قبل از دعویٰ مسیحیت کی تصنیف براہین احمدیہ پر ریویو کرتے ہیں اور لکھتے ہیں:-

"اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی جاتی ہے۔"

پھر آگے چل کر ان الفاظ کو تحدّی کے رنگ میں پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

"ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کو کم سے کم ایک ایسی کتاب بتا دے جس میں جملہ فرقہائے مخالفین اسلام خصوصاً آریہ سماج و برہمو سماج سے اس زور و شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کی نشاندہی کرے جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی و جانی و قلمی و لسانی کے علاوہ نصرت حالی کا بیڑا اٹھایا ہو اور مخالفین اسلام اور منکرین الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدّی کے ساتھ یہ دعویٰ کیا ہو کہ جس کو وجود الہام کا شک ہو وہ ہمارے پاس آکر تجربہ و مشاہدہ کرے۔ اور اس تجربہ اور مشاہدہ کا اقوام غیر کو مزہ بھی چکھا دیا ہو۔"

(اشاعۃ السنہ جلد ۷)

(۲) بٹالہ میں آپ کے دوسرے ہم مکتب لالہ بھیم سین صاحب تھے۔ حضرت مرزا صاحبؑ کی اس زمانہ کی پاکیزہ اور زاہدانہ طرز زندگی اور اخلاق فاضلہ کا لالہ صاحب کے دل پر اس قدر اثر ہوا کہ سیالکوٹ میں بھی جہاں چند سال تک حضرت مرزا صاحب بھی مقیم رہے آپ نے دوستی اور اتحاد کا کامل نمونہ دکھایا اور وہ آپ کا بہت عزت و احترام کرتے تھے۔ لالہ بھیم سین صاحب ان دنوں سیالکوٹ میں وکالت کرتے تھے۔ اگر ان کے دل میں حضرت مرزا صاحب کا احترام نہ ہوتا تو مدت العمر تک وہ آپؑ کے مدح خوان اور مخلص دوست نہ رہ سکتے تھے۔ لالہ بھیم سین صاحب کے بیٹے لالہ کنور سین صاحب بیرسٹر کے پاس جو لاء کالج لاہور کے پرنسپل اور ریاست جموں و کشمیر کے چیف جج ہائی کورٹ بھی رہ چکے ہیں حضرت مرزا صاحب کا فارسی زبان میں لکھا ہوا ایک تبلیغی خط تھا جس میں آپ نے ہندو مذہب کے مسئلہ وید اور بت پرستی کی سورۃ فاتحہ سے تردید کی تھی اور اس طرح ہندو مذہب کی کمزوریاں اور اسلام کی طرف بلایا تھا (یہ خط مکرم شیخ یعقوب علی صاحب تراب عرفانی نے حضرت مرزا صاحبؑ کی سوانح میں شائع کیا ہے) اس خط کو بھیجتے ہوئے لالہ کنور سین صاحب موصوف نے لکھا:-

"یہ مضمون بقول قبلہ والد ماجد مرزا صاحب نے ان ایام میں اپنے دوست میرے والد صاحب کی خاطر لکھا تھا۔ جبکہ ہر دو صاحب سیالکوٹ میں مقیم تھے اور علاوہ مشاغل قانونی و علمی کے اخلاقی و روحانی مسائل پر بھی خوب بحث کیا کرتے تھے۔"

(۳) یہ اس زمانہ کی بات ہے جبکہ آپؑ کی عمر بیس پچیس سال کی تھی اور عین عنفوان شباب تھا۔ اسی زمانہ کی آپ کی پاکیزہ اور بے لوث زندگی کے گواہ مولوی سراج الدین احمد صاحب بانی اخبار زمیندار (مولوی اختر علی صاحب ایڈیٹر مسئول زمیندار کے جد امجد) بھی ہیں۔ انہوں نے بھی قیام سیالکوٹ کے بارہ میں اپنے اخبار زمیندار میں تحریر فرمایا تھا کہ:-

"مرزا غلام احمد صاحب ۱۸۶۰ء یا ۱۸۶۱ء کے قریب ضلع سیالکوٹ میں محرر تھے۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۲-۲۴ سال کی ہوگی۔ اور ہم چشم دید شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں بھی نہایت صالح متقی بزرگ تھے۔ کاروبار ملازمت کے بعد ان کا تمام وقت مطالعہ دینیات میں صرف ہوتا تھا۔ عوام سے کم ملتے تھے۔"

(۴) آپ کے قیام سیالکوٹ کے حالات شمس العلماء جناب سید میر حسن صاحب مرحوم نے بھی ایک خط میں تحریر فرمائے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف حضرت مرزا صاحب کے مرید نہ تھے مگر ان کی انصاف پسندی اخفائے حق کا مرتکب نہ ہو سکی۔ آپ کا مفصل خط الحکم میں چھپ چکا ہے اس کے بعض ضروری اقتباسات درج ذیل ہیں:-

"حضرت مرزا صاحب ۱۸۶۴ء میں بتقریب ملازمت شہر سیالکوٹ میں تشریف لائے اور قیام فرمایا۔ چونکہ آپ عزلت پسند اور پارسا اور فضول اور لغو سے مجتنب اور محترز رہتے تھے اس لئے عام لوگوں کی ملاقات جو اکثر تضیع اوقات کا باعث ہوتی ہے آپ پسند نہیں فرماتے تھے....... جب کچہری سے تشریف لاتے تھے تو قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف ہو جاتے تھے۔ بیٹھ کر۔ کھڑے ہو کر۔ ٹہلتے ہوئے تلاوت کرتے تھے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ حسب عادت زمانہ صاحب حاجات جیسا کہ اہل کاروں کے پاس جاتے ہیں ان کی خدمت میں بھی آ جایا کرتے تھے۔ عمرا مالک مکان کے بھائی فضل دین نامی کو جو فی الجملہ محلہ میں موقر تھا آپ بلا کر فرماتے "میاں فضل دین! ان لوگوں کو سمجھا دو کہ یہاں نہ آیا کریں۔ نہ اپنا وقت ضائع کریں نہ میرا وقت برباد کریں۔ میں کچھ نہیں کر سکتا۔ میں حاکم نہیں ہوں۔ جتنا کام میرے متعلق ہوتا ہے کچہری میں ہی کر آتا ہوں۔" فضل دین ان لوگوں کو سمجھا کر نکال دیتے...... پادری بٹلر صاحب ایم۔ اے۔ سے جو بڑے فاضل اور محقق تھے مرزا صاحب کا مباحثہ بہت دفعہ ہوا۔ پادری بٹلر صاحب مرزا صاحب کی بہت عزت کرتے تھے اور بڑے ادب سے ان سے گفتگو کیا کرتے تھے۔ پادری صاحب کو مرزا صاحب سے بہت محبت تھی۔ چنانچہ جب پادری صاحب ولایت جانے لگے تو مرزا صاحب کی ملاقات کیلئے کچہری میں تشریف لائے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے پادری صاحب سے تشریف آوری کا سبب پوچھا تو پادری صاحب نے جواب دیا میں مرزا صاحب سے ملاقات کرنے آیا ہوں چونکہ میں وطن جانے والا ہوں اس واسطے ان سے آخری ملاقات کر دوں گا۔ چنانچہ جہاں مرزا صاحب بیٹھے تھے

وہیں چلے گئے اور فرش پر بیٹھے رہے اور ملاقات کر کے چلے گئے ......"

مقدمات میں راستبازی پر استقامت کے گواہ۔ غیر احمدی وکلاء

(۵) دعویٰ سے پیشتر والد ماجد کے ارشاد کے ماتحت حضرت مرزا صاحب اپنی جائداد سے متعلق مقدمات کی پیروی بھی کرنا پڑی۔ آپ کو ان دنیاوی مقدمات سے کوئی لگاؤ نہ تھا۔ آپ مقدمہ کی تیاری کرتے۔ وکیل کی امداد بھی لیتے لیکن صدق وصفا کا دامن نہ چھوڑتے مقدمہ کے متعلق دعائیں بھی کرتے۔ لیکن آپ کی دعا یہی ہوتی کہ جو بات حق وعدل پر مبنی ہو اسی کے مطابق فیصلہ ہو۔ جس رات کی صبح کو مقدمہ پر جانا ہوتا عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد نمازیوں سے کہتے کہ دو مجھ کو مقدمہ کی تاریخ پر جانا ہے۔ میں والد صاحب کے حکم کی نافرمانی نہیں کر سکتا۔ دعا کرو کہ اس مقدمہ میں حق حق ہو جائے اور مجھے مخلصی ملے۔ میں نہیں کہتا کہ مقدمہ میرے حق میں ہو۔ اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ حق کس طرف ہے۔ پس جو اس کے علم میں حق ہے اس کی تائید اور فتح ہو۔"

آپ کو جھوٹ اور جھوٹی گواہیوں سے اس قدر نفرت تھی کہ بعض دفعہ وکلاء آپ کا مقدمہ چھوڑ دیتے اور کہہ دیتے کہ آپ اگر جھوٹ نہ بولیں گے تو سزایاب ہو جائیں گے۔ مگر آپ صریح نقصان کو دیکھتے ہوئے بھی کبھی راستی کو نہ چھوڑتے۔ مقدمات میں راستبازی پر استقامت آپ کا اوائل سے ہی شعار تھا۔

(الف) ۱۸۷۷ء یا ۱۸۷۸ء قبل از دعویٰ مسیحیت کا واقعہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے آریوں کے مقابلہ پر ایک عیسائی کے مطبع میں جس کا نام رلیا رام تھا اور وہ وکیل بھی تھا اور امرتسر میں رہتا تھا۔ اور اس کا ایک اخبار "وکیل ہندوستان" بھی نکلتا تھا۔ ایک مضمون طباعت کی غرض سے ایک پیکٹ کی صورت میں بھیجا۔ اس پیکٹ میں آپ نے ایک خط بھی ڈال دیا جس میں مضمون کو چھاپنے کی تاکید تھی۔ قانون کے مطابق کسی علیحدہ خط کا پیکٹ میں ڈالنا ایک جرم تھا جس کی حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو خبر نہ تھی۔ مطبع کے عیسائی مینجر نے مخبر بن کر افسران ڈاک سے مقدمہ دائر کرا دیا۔ جن جن وکلاء سے مقدمہ کے لئے مشورہ لیا گیا انہوں نے یہی کہا کہ بجز دروغ گوئی اور کوئی راہ نہیں مگر آپ نے سب کو یہی جواب دیا کہ میں کسی حالت میں بھی راستی کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ عدالت نے سوال کیا کہ یہ خط جو آپ نے اپنے پیکٹ میں رکھ دیا تھا آپ کا ہی ہے۔ تو آپ نے بلا توقف جواب دیا۔ کہ یہ میرا ہی خط اور میرا ہی پیکٹ ہے اور میں نے ہی اس خط کو پیکٹ کے اندر رکھ کر روانہ کیا تھا۔ لیکن میں نے اس خط کو اس مضمون سے علیحدہ نہیں سمجھا۔ اس بات کے سنتے ہی باوجود اس کے کہ افسر ڈاکخانہ جات نے حضور کے مجرم گردانے جانے کے لئے بہت دھواں دار تقریریں کیں۔ حاکم نے آپ کو بری کر دیا۔ اس فوجداری مقدمہ میں شیخ علی احمدؐ مرحوم پلیڈر آپ کے پیروکار تھے۔ مگر جب انہوں نے دیکھا۔ کہ حضرت مرزا صاحبؑ ان کے کہنے کے مطابق عمل کرنے کو تیار نہیں۔ تو انہوں نے مقدمہ سے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ اس لئے کہ ان کے خیال میں بغیر جھوٹ بولنے کے حضرت مرزا صاحب کی بریت ناممکن تھی۔ اس لئے آپ اکیلے ہی پیشی ہوئے۔ صرف اللہ ہی آپؑ کا وکیل تھا۔

(ب) اسی طرح ایک دیوانی مقدمہ میں جو آپ کی زوجہ اول کے بڑے بیٹے مرزا سلطان احمد صاحبؓ (مرحوم) نے ایک شخص کے خلاف دائر کر رکھا تھا۔ اور اس مقدمہ میں ناکام رہنے میں خاندان کے ہاتھ سے ایک معقول جائیداد نکل جاتی تھی۔ فریق مخالف نے جو آپ کی راست گفتاری کا قائل تھا۔ آپ کو بطور گواہ کے لکھا دیا۔ آپ نے اپنے وکیل سے کہہ دیا۔ کہ خواہ کچھ ہو۔ میں خلاف واقعہ بات ہرگز نہیں کہوں گا۔ اور اس طرح جائز حق کو ترک کر کے ایک بھاری نقصان برداشت کیا۔ لیکن حضرت مرزا صاحب نے سچ کا دامن نہ چھوڑا۔ اس مقدمہ کے مفصل حالات آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۹۶ تا صفحہ ۳۰۱ میں مفصل درج ہیں۔ اس مقدمہ کے گواہ بابو فتح دین صاحب وکلاء کے علاوہ نبی بخش صاحب پٹواری بھی تھے۔

(ج) حضرت اقدس کے اکثر مقدمات میں لاہور کے مشہور و معروف وکیل مولوی فضل دین صاحب آپ کی طرف سے پیروکار ہوا کرتے تھے (ہنری مارٹن والے مقدمہ میں بھی وہی وکیل مقرر تھے) محترم شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم ایک مرتبہ لالہ دینا ناتھ صاحب ایڈیٹر اخبار ہندوستان ودیش سے ملے دوران ملاقات میں انہوں نے جناب شیخ صاحب سے کہا۔ کہ

"میں جناب مرزا صاحب کو ایک مہاپرش اور روحانی آدمی کے لحاظ سے بہت بڑا انسان مانتا ہوں۔ ...... اور میرا یہ عقیدہ ان کے متعلق ایک واقعہ سے ہوا۔ حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء کے مکان پر اکثر دوستوں کا اجتماع شام کو ہوا کرتا تھا۔ میں بھی وہاں چلا جاتا تھا ایک روز وہاں کچھ احباب جمع تھے۔ اتفاق سے مرزا صاحب کا ذکر آ گیا۔ ایک شخص نے ان کی مخالفت شروع کی۔ لیکن ایسے رنگ میں کہ وہ شرافت اور اخلاق کے پہلو سے گری ہوئی تھی۔ مولوی فضل الدین صاحب مرحوم کو یہ سن کر بہت جوش آ گیا۔ اور انہوں نے بڑے جذبہ سے کہا۔ کہ میں مرزا صاحب کا مرید نہیں ہوں۔ ان کے دعاوی پر میرا یقین نہیں۔ اس کی وجہ خواہ کچھ ہو۔ لیکن مرزا صاحب کی عظیم الشان شخصیت اور اخلاقی کمال کا میں قائل ہوں۔ میں وکیل ہوں۔ اور ہر قسم کے طبقہ کے لوگ مقدمات کے سلسلہ میں میرے پاس آتے ہیں۔ ...... بڑے بڑے نیک نفس آدمی جن کے متعلق کبھی وہم بھی نہیں آ سکتا تھا۔ کہ وہ کسی قسم کی نمائش یا ریاکاری سے کام لیں گے۔ انہوں نے مقدمات کے سلسلہ میں اگر قانونی مشورہ کے ماتحت اپنے بیان کو تبدیل کرنے کی ضرورت سمجھی۔ تو بلا تامل بدل دیا۔ لیکن میں نے اپنی عمر میں مرزا صاحب کو ہی دیکھا ہے۔ جنہوں نے سچ کے مقام سے قدم نہیں ہٹایا۔ میں ان کے ایک مقدمہ میں وکیل تھا۔ میں نے ایک قانونی بیان تجویز کیا۔ اور ان کی خدمت میں پیش کیا۔ انہوں نے اسے پڑھ کر کہا۔ کہ اس میں تو جھوٹ ہے۔ میں نے کہا۔ کہ ملزم کا بیان حلفی نہیں ہوتا۔ اور قانوناً اسے اجازت ہے۔ کہ جو چاہے وہ بیان کرے۔" اس پر آپ نے فرمایا۔ "قانون نے تو اسے اجازت دے دی ہے۔ کہ جو چاہے بیان کرے۔ مگر خدا تعالیٰ نے تو اجازت نہیں دی۔ کہ وہ جھوٹ بھی بولے۔ اور نہ قانون کا ہی یہ منشاء ہے۔ پس میں کبھی ایسے بیان کے لئے آمادہ نہیں ہوں۔ جو واقعات کے خلاف ہو۔ میں صحیح صحیح امر پیش کروں گا۔" مولوی صاحب کہتے تھے کہ میں نے کہا۔ کہ "آپ جان بوجھ کر اپنے آپ کو بلا میں ڈالتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ "جان بوجھ کر بلا میں ڈالنا تو یہ ہے۔ کہ میں قانونی بیان دے کر ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے اپنے خدا کو ناراض کر لوں۔ یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا خواہ کچھ بھی ہو۔" (الحکم ۱۴ نومبر ۱۹۳۴ء)

ناظرین مندرجہ بالا شواہد کی موجودگی میں فیصلہ کریں کہ ایسا راستباز اور حق پرست انسان جھوٹا دعویٰ کر کے خدا پر افترا کر سکتا ہے؟ دعویٰ مسیحیت اور مہدویت کے بعد تو بے شک آپ کے خلاف ہر قسم کے الزامات لگائے گئے۔ آپ کو دشمنِ خدا اور دشمنِ رسول کہا گیا۔ دین کو بگاڑنے والا اور اسلام میں فتنہ پیدا کرنے والا قرار دیا گیا۔ اور علماء کے ایک طبقہ نے آپ کے دعویٰ کو عام اور معروف عقیدہ کے خلاف سمجھا۔ لیکن ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ عیب جوئی ہرگز کوئی حجت نہیں۔ کیونکہ دشمن ہو جانے کے بعد انسان کی آنکھ بدل جایا کرتی ہے۔ معاملہ زیر بحث تو یہ ہے۔ کہ جب آپ نے قرآنی استدلال کے ساتھ اپنے مخالفوں کو یہ چیلنج دیا۔ کہ تم میں کوئی ہے۔ جو میری قبل دعویٰ زندگی کے متعلق کوئی دینی یا اخلاقی عیب نکال سکے تو اس پر کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ فتدبروا۔

اعلانات دار القضاء

بمطالبہ شیخ محمد عبداللہ صاحب منڈی لائلپور بنام سید سردار احمد صاحب ملٹری ہوالدار کمیل پور مورخہ ۱۷-۱-۵۲ کو فریقین کو طلب کیا گیا ہے۔ مدعی علیہ کو چونکہ معمولی طریق سے اطلاع نہیں دی جا سکی۔ اس لئے ان کو بذریعہ اعلان مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ تاریخ مقررہ پر پیروی مقدمہ کیلئے تشریف لائیں۔ عدم تعمیل کی صورت میں زیر ہدایت ۶۲ یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

(۲) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب ذیل کو ضلع ڈیرہ غازیخان کے لئے قاضی مقرر فرمایا ہے۔

(۱) مولوی محمد عثمان صاحب موصی
(۲) مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر موصی
برائے تحصیل ڈیرہ غازیخان۔ جام پور۔ راجن پور

(۳) حکیم مولوی محمد خانصاحب تونسہ
(۴) خان غلام قادر خانصاحب بلوچ
برائے تحصیل تونسہ

ناظم دار القضاء ربوہ

پاکستانی روئی کے محصول میں کمی کا لنکاشائر میں خیر مقدم

مانچسٹر ۱۳ ستمبر۔ لنکاشائر کے کارخانہ داروں نے حکومت پاکستان کے اس فیصلہ کا خیر مقدم کیا ہے کہ روئی کے برآمد محصول کو گھٹا دیا گیا ہے۔

حالیہ سالوں میں دیگر ممالک کی نسبت پاکستان سے بہت کم روئی منگوائی گئی ہے۔ لیکن اب برطانیہ میں مانگ بڑھ جانے کے امکانات ہیں۔ ۱۹۴۹-۵۰ء کے دوران میں برطانیہ نے تقریباً ۲۰ لاکھ گانٹھیں روئی منگوائی۔ مگر پاکستان سے صرف ۳۰۰۰ ۶ گانٹھیں آئیں۔ اس کے بعد جب امریکہ کی فصل بہت کم ہو گئی تھی۔ تو دیگر ممالک میں سے متبادل اقسام کی روئی منگوانے کی کوشش کی گئی۔ اور پاکستان نے بھی اس تحریک میں حصہ لیا۔ چنانچہ اس سیزن میں زیادہ پاکستانی روئی منگوائی گئی۔ ابھی ختم ہونے والے سیزن میں لنکاشائر میں پاکستان سے ۸۰۰۰۰ گانٹھیں آئیں۔ کل روئی کی ۰۰۰ ۰ ۱۰ گانٹھیں تمام ممالک سے درآمد ہوئیں۔

برطانیہ اور امریکہ میں اعلیٰ سطح پر مالیاتی گفتگو

واشنگٹن ۱۲ ستمبر۔ آئندہ سال کے آغاز میں برطانی اور امریکی نمائندوں میں واشنگٹن کے مقام پر جو بات چیت ہونے والی ہے۔ اس میں ڈالری اور سٹرلنگ کے علاقوں کی باہمی تجارت کی مشکلات پر سیر حاصل تبصرہ کیا جائے گا۔ ان مذاکرات کے متعلق ابھی سے قیاس آرائیاں شروع ہو گئی ہیں۔ اور باور کیا جاتا ہے کہ سٹرلنگ علاقے کی مشکلات کو ختم کرنے کے لئے نہایت ٹھوس اور حتمی معاہدہ کیا جائے گا۔

کہا جا رہا ہے کہ برطانی وفد کے لیڈر غالباً برطانی وزیر خارجہ مسٹر اینتھونی ایڈن ہوں گے۔ کیونکہ آپ دولت مشترکہ کے وزرائے خزانہ کے ساتھ گفت و شنید کرنے کے بعد نہایت عمدگی سے یہ بات چیت کر سکیں گے۔

توقع ہے کہ اگر مذاکرات کو واقعی کامیاب بنانا ہے۔ تو امریکہ کے محصولات کی دیوار کو ہٹانا پڑے گا۔ (اسٹار)

برطانیہ اور ترکی کے درمیان تجارت

لندن ۱۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم ترکی ۱۳ اکتوبر کو لندن آنے کے بعد اینگلو ترکی تجارتی مسائل پر بھی بات چیت کریں گے۔ اسوقت برطانیہ کا ترکی کے خلاف بہت بڑا ناموافق توازن ہے۔ جولائی کے دوران میں ترکی نے برطانیہ کو ۴۳۵۴۴ پونڈ کا مال بھیجا اور برطانیہ سے ۲۰۵۲۰۵ ۴۳ پونڈ کا مال منگوایا اس صورت حال پر ترکی میں کافی تشویش پائی جاتی ہے۔

اس امر کا امکان ہے کہ ترک مدبرین یہاں اعلیٰ سطح پر بات چیت کر کے اس کا کوئی حل تلاش کریں گے اسلئے سرکاری طور پر احتیاط سے کام لیا جا رہا ہے (اسٹار)

بلوچستان کی بگڑتی ہوئی غذائی صورت حال

کوئٹہ ۱۳ ستمبر۔ کوئٹہ میں آنیوالی باوثوق اطلاعات مظہر ہیں کہ بلوچستان کے اندرونی حصوں اور بلوچستان ریاستی یونین میں غذائی صورت حال بہت بگڑتی جا رہی ہے۔ سوراک کی اس قلت کا سبب وسیع پیمانے پر سمگلنگ ذخیرہ اندوزی اور بلیک مارکیٹنگ ہے۔

ایک اطلاع مظہر ہے کہ بھگتی کے علاقے میں فاقہ زدہ لوگوں نے گوداموں سے سامان خوراک چوری کرنا شروع کر دیا ہے۔ مزید اطلاع ہے کہ اس علاقے کے ایک سکول میں غلے کی کافی مقدار جمع تھی۔ اس پر فاقہ زدہ لوگوں نے حملہ کر کے سب کچھ لوٹ لیا۔

عراق شام کے حق میں دستبردار ہو گیا

قاہرہ ۱۳ ستمبر۔ عراق نے تولیتی کونسل کی رکنیت سے شام کے حق میں دستبرداری کا اعلان کرتے ہوئے اپنا نام واپس لے لیا ہے عراق کے وزیر خارجہ ڈاکٹر فاضل جمالی نے جو عرب لیگ میں اپنے ملک کے وفد کی قیادت کر رہے ہیں کہا ہے کہ یہ اقدام عرب اتحاد اور یکجہتی قائم رکھنے کے لئے کیا گیا ہے۔ (اسٹار)

اعلان

قارئین الفضل کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ اخبار الفضل روزانہ خالد لطیف صاحب ریڈیو الیکٹرک ہاؤس فورٹ مینشن فریئر روڈ کراچی سے ملسکتا ہے۔ ان کو اخبار الفضل کی جزوی ایجنسی دی گئی ہے۔ احباب اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کریں (مینیجر الفضل)

بیگم صاحبہ مکرم ملک غلام محمد صاحب آف قصور کا انتقال

لاہور ۱۳ ستمبر (بذریعہ فون) اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ محترمہ بیگم صاحبہ مکرم ملک غلام محمد صاحب مالک غلام محمد تصور (والدہ محترمہ ملک عبدالرحمن صاحب) آج قصور میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ لاہور لایا گیا ہے۔ اور ۱۴ ستمبر بروز اتوار چھ بجے صبح ۱۹ ٹیمپل روڈ بعقب فاطمہ جناح میڈیکل کالج میں نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ احباب نماز جنازہ میں کثرت سے شریک ہوں

مشرقی پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے ارکان

ڈھاکہ ۱۳ ستمبر۔ مشرقی بنگال کی مسلم لیگ کے صدر مسٹر نورالامین نے صوبائی مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے سترہ ممبروں کے ناموں کا اعلان کر دیا ہے۔ ان ممبروں میں مولانا محمد اکرم خان عبداللہ الباقی۔ ڈاکٹر اے۔ ایم۔ مالک اور مسٹر غیاث الدین پٹھان کے نام بھی شامل ہیں۔

نہر سویز پر صرف مصریوں ہی کو قانونی حق حاصل ہے

قاہرہ ۱۲ ستمبر۔ وزیر اعظم مصر جنرل محمد نجیب نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا۔ کہ نہر سویز پر صرف مصریوں کا قانونی حق ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ غیر ملکی فوجیں اس کی اس طرح حفاظت نہیں کر سکیں جس طرح مصری فوجی کریں گے۔ کیونکہ ان کے دل میں یہ جذبہ موجزن ہوگا۔ کہ وہ اپنے ملک کے ایک اہم علاقہ کی حفاظت کر رہے ہیں۔

پنجاب کے نظم و نسق میں وسیع پیمانے پر تبدیلیاں کی جا رہی ہیں

لاہور ۱۲ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے نظم و نسق کو بہتر بنانے نیز خوراک کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے منجملہ دیگر اقدامات کے بعض کلیدی آسامیوں پر فائز اعلیٰ احکام کو ان کے موجودہ عہدوں سے تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے لاہور ڈویژن کے کمشنر مسٹر ثناء احسن راولپنڈی کے کمشنر مقرر کئے گئے ہیں۔ اور راولپنڈی کے موجودہ کمشنر مسٹر ایم زیڈ خان۔ مسٹر آئی۔ یو خان کی جگہ ملتان ڈویژن کے نئے کمشنر مقرر ہوئے ہیں مسٹر آئی۔ یو۔ خان لاہور ڈویژن کے کمشنر کا عہدہ سنبھالنے کے ساتھ ساتھ مسٹر آر۔ ڈی۔ ... کی جگہ سیکرٹری سول سپلائی کے فرائض بھی سرانجام دیں گے

ایک اطلاع کے مطابق انہیں محکمہ خوراک کا انچارج بنایا جائے گا۔ اور ان کا نیا عہدہ "کمشنر سپلائز" کے نام سے موسوم ہوگا معلوم ہوا ہے۔ کہ صوبائی حکومت نے حصول گندم کی مہم کو تیز سے تیز تر کرنے اور ذخیرہ اندوزوں کے خلاف شدید اقدامات کرنے کا فیصلہ کرتے ہوئے اس مہم کی نگرانی پر مسٹر مشتاق احمد جیمہ کو مامور کیا ہے۔

یقین کیا جاتا ہے کہ محکمہ خوراک کے ماتحت عملہ بالخصوص پرلیومنٹ سٹاف میں بھی کچھ تبدیلیاں کی جائیں گی۔ اور محکمہ میں مستعدی اور فرض شناسی پیدا کرنے کے لئے مناسب اقدامات عمل میں لائے جائیں گے۔ (آفاق)

عرب ملکوں کے تحفظ کیلئے عرب بلاک بنانے کی تجویز

قاہرہ ۱۳ ستمبر۔ مصر کے سابق وزیر اعظم مسٹر علی ماہر نے عرب لیگ کونسل کے افتتاحی اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے ایک عرب بلاک بنانے پر زور دیا جس کی بنیاد باہمی دوستانہ تعلقات پر ہو۔ اور جس سے عرب ملکوں کے ذرائع سے پورا فائدہ اٹھایا جا سکے۔ انہوں نے سات عرب ملکوں کے نمائندوں سے کہا۔ کہ ہمیں امن و تحفظ کی ضرورت ہے۔ ہمیں اپنے دوستوں کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔

مسٹر علی ماہر کو عرب لیگ کے اجلاس میں شرکت کے لئے مصری وفد کا لیڈر مقرر کیا گیا تھا انہوں نے کہا مصر عرب جو دنیا سے مطمئن نہیں۔ عرب دنیا ابھی تک اپنے مقاصد حاصل نہیں کر سکی ہے۔ انہوں نے کہا۔ ہم امن عالم پر یقین رکھتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ عرب لیگ ایک ایسی جماعت بن جائے۔ جس کے اشتراک و تعاون سے ہم بین الاقوامی مشکلات کا مقابلہ کر سکیں

نئی دہلی ۱۲ ستمبر پارلیمنٹ کے سابق کانگرس ممبر پروفیسر شبن لال سکسینہ نے جو دہلی میں پنڈت نہرو سے ملاقات کرنے آئے ہیں۔ آج کل ایک پریس کانفرنس میں اس خدشہ کا اظہار کیا۔ کہ ضلع گورکھپور کی دو تحصیلوں کے سو دیہات کے تقریباً سات ہزار اشخاص قحط میں مر گئے ہیں۔